قسط ۳

مولانا مدرار اللہ مدرار

# تحریک روشنیہ کے بانی کے دعاوی اور نظریات

## ایک تحقیقی جائزہ

**ایمان خوف اور رجا کے درمیان ہے** | یہ اصولِ دین کا مسئلہ ہے کہ ایمان خوف اور رجا کے درمیان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف ہونا کفر ہے۔ اور اس کی رحمت سے ناامید ہونا بھی۔ سورۂ اعراف کی ننانویں آیت ہیں ارشاد خداوندی ہے۔

ترجمہ - کیا بے خوف ہو گئے اللہ کے داؤ سے بے خوف نہیں ہوتے اللہ کے داؤ سے۔ مگر خرابی میں پڑنے والے لوگ۔

تفسیرات احمدیہ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے :-

کما انّ الامن من مکر اللہ کفر کذا لک الیاس من رحمۃ اللہ کفر (صفحہ ۴۲)

یعنی جس طرح عذاب الٰہی سے اپنے آپ کو مامون سمجھنا کفر ہے اسی طرح اللہ کی رحمت سے ناامید ہونا بھی کفر ہے۔

گذشتہ مضمون میں ہم نے بایزید کے وہ الہامات ذکر کئے تھے جن میں اس نے دعویٰ کیا تھا کہ اللہ نے نہ صرف اسے بخش دیا ہے اور اس پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل کی ہیں بلکہ اس کے طفیل اس کی آل اولاد۔ احباب۔ اتباع اور فرماں برداروں کو بخش دیا گیا ہے اور ان پر مغفرت کے علاوہ رحمتیں اور برکتیں بھی کی گئی ہیں۔ اور قیامت کے دن بھی اس نے اپنے لئے اور اپنی امت روشنیہ کے لئے ایک خصوصی شان وامتیاز اور مقبولیت کا دعویٰ کیا ہے اور اہل بہشت ہونے کا مدعی ہے۔ لیکن اس کے یہ دعاوی اصولِ دین اور قرآن و سنّت کی تعلیمات کے قطعی منافی ہیں تمہید ابی شکور سالمی ہیں لکھا ہے کہ انبیاء علیہم السلام خوف خاتمہ سے محفوظ و مامون ہیں۔ لیکن عبودیت کا خوف ان سے زائل نہیں ہوتا اور اسی طرح سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے۔ جب بایزید اپنے آپ کو خوفِ خاتمہ سے مامون سمجھتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو زمرۂ انبیاء میں شامل کرتا ہے۔ بلکہ ایک قدم اس سے بھی آگے بڑھایا ہے کہ عبودیت کے خوف سے اپنے آپ کو بے نیاز کر دیا ہے۔ بلکہ سکونت کے مقام پر پہنچ کر عبودیت ہی کو خیر باد کہہ دیا ہے۔ "تمہید" نے اس ضمن میں رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث نقل کی ہے۔ جو درج ذیل ہے۔

قال علیہ السلام من قال انا فی الجنّۃ فقد امن ومن امن فقد کفر (تمہید صہ ۶۲)

ترجمہ - جس نے کہا کہ میں جنّت میں ہوں گا تو اس نے اپنے آپ کو مامون سمجھا۔ اور جس نے اپنے آپ کو مامون سمجھا

تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔

**انبیاء علیہم السلام کی بے ادبی** | ۵۴ - بسبب متابعۃ الھوی یضلّون (کذا) جمیع الانسان دوم ان کان من الانبیاء والاولیاء۔ (بسبب تبعیت نفس وخواہش آں گمراہ می گردد ہمہ آدمیان اگرچہ باشد از پیغمبران و اولیاء۔
(خیر البیان صہ ۲۶۷)

ترجمہ۔ نفس کی پیروی اور اس کی خواہش کے سبب آدمی گمراہ ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ پیغمبر اور ولی ہوں۔

الہام کا مطلب واضح ہے۔ بایزید جس طرح نفس کی خواہش اور پیروی کے سلسلے میں عام آدمیوں کے گمراہ ہو جانے کا ذکر کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح معاذ اللہ انبیاء علیہم السلام کی شان اقدس کی طرف بھی گمراہی منسوب کرتا ہے۔ اور اس سلسلے میں عوام اور انبیاء علیہم السلام میں کوئی فرق نہیں کرتا۔ اور یہ انبیاء علیہم السلام کی شان میں شدید بے ادبی ہے اور گستاخی ہے جس کا ارتکاب اس نے کیا ہے۔

**آدم علیہ السلام کی توہین** | ۵۵ - اے بایزید! لوگوں کو آدم علیہ السلام کا قصہ یاد کرا۔ دیکھو۔ میری روح سے وہ زندہ، صفی اور مسجود تھا۔ فرشتوں کے ناموں سے آگاہ تھا۔ بہشت میں نعمت کے درجے پر تھا نبی مرسل اور اولوالعزم تھا عیاں۔ میں نے اس کو درخت کے نزدیک جانے اور شیطان کی بات ماننے سے منع کیا تھا۔ تو اس نے ایک نافرمانی کی۔ میں نے اس کو ایک گناہ کے سبب جنت سے نکالا۔ اور نفس و شیطان کی بات ماننے کی وجہ سے فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ (پس خوار کرد ایشان ہر دو را شیطان بسبب آں درخت کہ (از) خوردن (او) منع شدہ بود پس برآورد انہاں بہشت از چیزے کہ بودند دراں چیز یعنی از نعمت ہائے بہشت بیان ہے قرآن میں (خیر البیان صہ ۲۸۰)

۵۶ - جو نفس کی خواہش پر کام کرتا ہے اور شیطان کی بات ماننے پر۔ تو میں اس کو گمراہ کروں گا جس طرح میں نے آدم علیہ السلام کو گمراہ کیا تھا (خیر البیان صہ ۲۸۱)

ان "الہامات کاذبہ" میں بایزید نے واضح طور پر حضرت آدم علیہ السلام کو معاذ اللہ گمراہ کہا ہے اور یہ کہ وہ گناہ کی وجہ سے اور نفس و شیطان کی پیروی کے سبب جنت سے نکالے گئے۔ اور پھر فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ کے معنی میں تحریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ شیطان نے انہیں خوار یعنی ذلیل کر دیا جب کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ شیطان نے انہیں جنت سے پھسلایا "ازلّھما" کا مصدر "ازلال" ہے جس کے معنی لغزش دینا اور پھسلانا ہیں۔ اور پھر سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ بایزید نے آدم علیہ السلام کی شان میں یہ گستاخیاں "الہام الٰہی" کے حوالے سے کی ہیں۔ ایک تو انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخیاں کرنا دین اسلام میں سب سے بڑا جرم ہے۔ اور پھر اس قسم کی جھوٹی باتیں اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا تو انتہائی ظلم عظیم اور غضب الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

بایزید کی گستاخیوں کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

ابلیس اور آدم کا نام اور حال بدل دیا گیا ، ۵۔ اسم ابلیس کان ملکا واسم آدم کان صفیا فغیر اللہ اسمہم وحالہم بوصفہم عیبان کذالک الانسان مختار و مامور ومنہی وکان لہ اختیار عیبان بالایمان والطاعۃ صار مومنا ومطیعا وبالکفر والفسق صار کافرا وفاسقا اعلام (خیر البیان صہ ۲۲۹)

ترجمہ۔ ابلیس کا نام فرشتہ تھا اور آدم کا نام صفی تھا۔ پس اللہ نے ان کا نام اور حال بدل دیا۔ بوجہ ان کی صفت کے۔ اسی طرح انسان مختار ہے اور اس کو امر کیا گیا ہے اور اس کو نہی کی گئی ہے۔ اور اس کو اختیار ہے۔ ایمان اور طاعت پر وہ مومن اور مطیع ہوتا ہے اور کفر اور فسق پر وہ کافر اور فاسق ہو جاتا ہے۔ اعلام

اس عبارت میں بایزید نے معاذ اللہ ابلیس اور آدم علیہ السلام کو بالکل ایک ہی نظر سے دیکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ جس طرح آدم علیہ السلام کا نام صفی (برگزیدہ) تھا۔ اسی طرح ابلیس کا نام ملک (فرشتہ) تھا۔ مگر نافرمانی کی وجہ سے اللہ نے دونوں کے ناموں اور حالتوں کو بدل دیا اور ان میں کوئی فرق نہیں کیا۔ یہ آدم علیہ السلام کی شان میں انتہائی بے ادبی اور گستاخی ہے۔ جو بایزید نے نہایت جسارت اور بے باکی کے ساتھ کی ہے۔

ضروری وضاحت تفصیل کا موقع نہیں ہے۔ صرف مختصراً عرض کرتے ہیں کہ بایزید نے حضرت آدم علیہ السلام کی شان رفیع کی طرف جو معصیت اور نافرمانی منسوب کی ہے۔ اس سے آدم علیہ السلام کا دامن پاک ہے۔ قرآن حکیم میں حضرت آدم علیہ السلام کی صفائی بیان کی گئی ہے۔ کہ انہوں نے اس درخت کے پھل سے کھایا۔ اس وجہ سے کہ عہد الٰہی بھول گئے۔ بدلیل قولہ تعالیٰ۔

فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَہٗ عَزْمًا (طٰہٰ)

یعنی پس بھول گئے اور ہم نے اس میں اس کا قصد نہ پایا۔

لیکن اس بھول پر ان سے مواخذہ ہوا اور یہ ایک امر تھا کہ اللہ تعالیٰ عز وجلّ نے ازل میں آدم علیہ السلام کے حق میں مقدر فرمایا تھا جس کی تمام حکمت اس کے علم قدیم میں ہے۔ اس کے علاوہ پارہ اول میں فَاَزَلَّہُمَا الشَّیْطٰنُ نص صریح ہے کہ آدم علیہ السلام سے یہ خطا بطور "زلّت" یعنی بطریق لغزش تھی۔ اور سورہ طٰہٰ کی مذکورہ آیت نص محکم ہے۔ کہ یہ بطور نسیان صادر ہوئی۔ اس لئے مفسرین اور علمائے اسلام نے فرمایا ہے کہ جنت سے نکالا جانا اس خطا کی سزا نہیں تھی بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ امر مقدر فرمایا تھا کہ آدم علیہ السلام کے واسطے سکونت جنت صرف اس حد تک ہے کہ یہ پھل کھائیں۔ علاوہ ازیں گناہ کا مفہوم یہ ہوتا ہے جو عوام میں بھی عقوبت جہنم ہے۔ حالاں کہ یہ عوام کے واسطے ہے۔ اور جو لوگ درجہ عالی پر ہیں ان کے واسطے غفلت اور نسیان پر بھی مواخذہ ہوتا ہے۔ بمصداق

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ

یعنی نیک لوگوں کی نیکیاں مقربین کی برائیاں ہوتی ہیں۔
علامہ ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے:۔

وقد كانت منهم اى من بعض الانبياء قبل ظهور مراتب النبوة او بعد ثبوت مناقب الرسالة زلات (شرح فقه اكبر)

ترجمہ۔ اور بعض انبیاء علیہم السلام مراتب نبوت کے ظہور سے قبل اور مناقب رسالت کے ثبوت کے بعد زلالت یعنی لغزشیں واقع ہوئی ہیں اور تفسیر مدارک التنزیل نے زلّت (لغزش) کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔

انه اسم لفعل يقع على خلاف الامر من غير قصد الى الخلاف كزلة الماشى فى الطين

(مدارک ص ۳۱ جلد اوّل)

ترجمہ۔ زلّت اس فعل کو کہتے ہیں جو امر کے خلاف واقع ہو۔ لیکن قصداً اس کے خلاف کا نہ ہو۔ جیسا کہ چلنے والا پھسل کر کیچڑ میں گر جائے۔

اور معلوم ہے کہ راستے یا کیچڑ میں بے اختیار گرنے والے شخص کو لوگ ملامت نہیں کرتے بلکہ اس کے ساتھ ہمدردی کرتے ہیں۔

بہرحال حضرت آدم علیہ السلام سے قصد کے بغیر نسیان کی وجہ سے جو لغزش واقع ہوئی اس پر نافرمانی اور گناہ کا اطلاق کرنا یا یزید جیسے لاابالی شخص کا کام ہے۔ اور اہل اسلام یا یزیدی اس قسم کی جسارتوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ ہم اس بحث کو امام ابن تیمیہؒ کے درج ذیل دو مسئلوں اور حدیث ابن عباسؓ پر ختم کرتے ہیں۔

۱۔ فعلم ان سبّ الرسل والطعن فيهم ينبوع جميع انواع الكفر وجماع جميع الضلالات وكل كفر (الصارم المسلول على شاتم الرسول ص ۲۴۳)

ترجمہ۔ پس معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخی اور طعن کرنا کفر کی تمام اقسام کا سرچشمہ ہے اور تمام گمراہیوں کا مجموعہ ہے اور یہ سب کفر ہے۔

۲۔ ومعلوم ان كذب على الله بان زعم انه رسول الله او نبيه او اخبر عن الله خبرا كذب فيه كمسيلمة والعنسى ونحوهما من المتنبئين فانه كافر حلال الدم (الصارم المسلول ص ۱۶۹)

ترجمہ۔ اور معلوم ہے کہ جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔ بایں طور کہ اس نے گمان کیا کہ وہ اللہ کا رسول ہے یا اس کا نبی ہے۔ یا اللہ کی طرف سے ایک خبر دی جس میں اس نے جھوٹ بولا جیسا کہ مسلیمۃ الکذاب اور عنسی نے بولا تھا یا ان کی طرح جھوٹے نبی ہوتے تو وہ کافر اور مباح الدم ہے۔

۳۔ حدیث ابن عباسؓ۔ قال ليس وحدثنى مجاهد عن عباسؓ ايما مسلم سبّ الله او سبّ احدا

الحق

من الانبیاء فقد کذب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی ردۃ یستتاب فان رجع والا قتل

(الصارم المسلول صـ ۱۵۶)

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس مسلمان نے اللہ کی شان میں گستاخی کی یا انبیا علیہم السلام میں سے کسی ایک پیغمبر میں طعن کیا تو اس نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی۔ اور یہ ردّت ہے اس سے توبہ کے لئے کہا جائے۔ اگر اس نے اپنے قول سے رجوع اور توبہ کی تو بہتر ہے۔ ورنہ اس کی سزا قتل ہے۔

اب ہم بایزید کے اقوال کو پیش کرتے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی شان عظیم میں بے ادبی کی گئی ہے۔

**اللہ کی شان میں بایزید کی بے ادبی** | بایزید نے خیر البیان میں نماز۔ وضو غسل اور جنابت ونجاست کے مسئلے لکھے ہیں جس سے ہمارے بعض خوش اعتقاد ادیبوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ بایزید حنفی المذہب ہے اور کہتے ہیں کہ پھر بایزید اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے جب کہ سب فقہ حنفی مانتے ہیں۔ ہم اختصار کے ساتھ اس فرق کو واضح کرنا چاہتے ہیں۔

بایزید الہام کا مدعی ہے اور وہ فقہ کے مسائل کو بھی کتب فقہ کے حوالے سے نہیں بلکہ براہ راست الہام کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے حاصل کرتا ہے۔ اور سچ پوچھئے تو الہام تو ایک بہانہ ہے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو کرتا ہے اور جس طرح دس سال کا بچہ خلاصہ کیدانی اور منیۃ المصلی کے مسائل استاد سے پوچھتا اور سیکھتا ہے بالکل اسی طرح بایزید بھی خوردسال بچے کی طرح اللہ تعالیٰ سے مسائل پوچھتا ہے اور اس کے دعوے کے مطابق اللہ تعالیٰ اسی وقت اسے ان مسائل کا جواب دیتا ہے۔ ان مسائل میں وہ مسئلے بھی شامل ہیں جو بول وبراز۔ نجاست غلیظہ۔ نجاست خفیفہ۔ حیض ونفاس۔ اندام نہانی میں آلۂ تناسل کے دخول اور منی کے خروج وغیرہ نازک امور سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم اختصار کی خاطر اللہ تعالیٰ سے بایزید کے صرف دو سوال وجواب پیش کرتے ہیں۔

**بایزید کا سوال** | ۵۸۔ اے سبحان! اپنے فرمان سے مجھے یہ بتادے کہ وضو کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

**اللہ تعالیٰ کا جواب** | اے بایزید! سامنے والے اندام سے پیشاب۔ مذی۔ ودی۔ منی۔ حیض۔ استحاضہ (خون) سے نکلنے سے وضو ٹوٹتا ہے۔ اور پچھلے والے اندام سے براز اور ہوا کے خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(خیر البیان صـ ۱۰۱)

**بایزید کا دوسرا سوال** | ۵۹۔ اے سبحان اپنے فرمان سے مجھے غسل کے فرض۔ واجب۔ سنّت اور مستحب بتادے

**اللہ تعالیٰ کا جواب** | اے بایزید۔ منی کے خروج حیض۔ نفاس اور اندام نہانی میں دخول سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔ الخ (خیر البیان صـ ۹۷)

بایزید نے اسی انداز تخاطب میں جنابت وغسل وغیرہ کے لئے خیر البیان کا ایک کافی حصہ وقف کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان عظیم میں بے شمار بے ادبیاں کی ہیں۔ ہمیں حیرت ہے کہ اس نئی روشنی اور علمی ترقی کے دور میں بھی ایسے

لوگ موجود ہیں جو بایزید کے اس قسم کے دعاوی اور "الہامات کاذبہ" کو دل وجان سے صحیح تسلیم کرتے ہیں۔ فیا للعجب
بایزید کا عقیدہ حلول کا تھا وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ خدا می فرماید کہ من در ذات شما یا غم نمی بینید بیان است در قرآن (خیر البیان)

یہ آیت سورۃ الذاریات کی انیسویں آیت ہے جو درج ذیل ہے۔

وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔

ترجمہ۔ اور زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں یقین کرنے والوں کے لئے اور خود تمہاری ذات میں بھی کیا تم نہیں دیکھتے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں زمین میں بھی ہیں جنہیں آفاقی دلائل کہتے ہیں اور خود انسان کی ذات میں بھی موجود ہیں جن کو نفسی دلائل کہتے ہیں۔ مثلاً اگر انسان خود اپنے ہی جسم اور اعضاء جسم کی حکیمانہ ترتیب و تناسب پہ اور اپنے ذہن و عقل کی نہایت مناسب ترتیب و ساخت پر غور کرنا شروع کرے۔ تو اس کا دل اور دماغ دونوں گواہی دے دیں گی۔ کہ یہ ساری صنعت گری بجز ایک حکیم مطلق کے اور کسی کی نہیں ہو سکتی۔ مگر بایزید اس آیت کے آخری ٹکڑے سے انفسی دلائل و شواہد کی بجائے یہ مراد لیتا ہے کہ خدا انسانوں کی ذات کے اندر ہے۔ اس الہام میں بایزید کی دو باتیں اسلام کے خلاف ثابت ہوئیں۔ ایک یہ کہ اس نے آیت میں معنوی تحریف کی۔ اور دوسری یہ کہ وہ انسانوں کے اندر اللہ تعالیٰ کے حلول پر عقیدہ رکھتا ہے۔ جو صریحاً باطل اور مردود ہے۔

اس سلسلے میں بایزید کی مزید وضاحتیں سن لیجئے۔ وہ کہتا ہے کہ اللہ نے اسے یہ الہام کیا ہے کہ خدا انسان کے گوشت پوست اور خون وغیرہ میں ہے (۱۶۔ میں آدمیوں کے بالوں اور ان کے گوشت پوست میں ہوں۔ اور آدمیوں کے خون، ان کی رگوں اور پٹھوں میں ہوں۔ میں آدمیوں کی ہڈیوں اور دماغ میں ہوں۔ اور آدمیوں کے اندر جو کچھ ہے۔ میں ان سب میں ہوں۔ (خیر البیان ص ۲۷۳)

اور ظاہر ہے کہ انسان کے اندر بیت الخلاء والی نجاستیں بھی ہیں۔ غرضیکہ یہ تمام باتیں رب متعال کی عظمت شان کے قطعی منافی ہیں۔ حضرت اخوند درویزہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی لئے کہا تھا کہ بایزید ارواح کو خدا سمجھتا ہے۔ کیونکہ یہ روح ہی ہے جو انسان کی تمام رگ و پے میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ اللہ کی شان میں کیا خوب کہا ہے ؎

اے بروں از وہم و قال و قیل من     خاک بر فرق من و تمثیل من

مزید برآں بایزید کا یہ عقیدہ کہ اللہ انسان کی رگ و پے اور ہر چیز میں داخل ہے۔ اس سے یہ قباحت لازم آتی ہے کہ انسان کے ہر فعل خیر اور فعل قبیح میں نعوذ باللہ اللہ بھی شریک ہے۔ کیونکہ انسان ہر فعل اعضائے جسمانی

کے ذریعے انجام دیتا ہے۔ اور بقول بایزید انسان کے اعضاء جسمانی میں اللہ داخل ہے تو انسان کے فعل اور کسب میں خاکم بدہن اللہ بھی شریک ہوا۔

تمہید ابی شکور سالمی نے دو فرقہائے باطلہ کا یہ عقیدہ بیان کیا ہے کہ انسان اپنے فعل خیر اور فعل شر کا خود فاعل حقیقی نہیں ہے بلکہ جو فعل بندہ کرتا ہے اللہ ہی اس کا فاعل ہے۔ "تمہید" نے آگے لکھا ہے کہ یہ کفر ہے۔ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو قبائح سے موصوف کر دیا۔ اس مضمون کی عبارت یہ ہے۔

ولیس للعباد افعال علی الحقیقۃ لا فی الخیر ولا فی الشر وما یفعل العبد فالفاعل ھو اللہ تعالیٰ لذالک وھذا کفر لانھم وصفوا اللہ تعالیٰ بالقبائح والزنا ومثل ذلک

(تمہید ابی شکور سالمی ص ۲۰۱)

بہر حال بایزید نے ذات واجب الوجود کے بارے میں جو تصور قائم کیا ہے وہ صریحاً باطل اور مردود ہے۔ اور اس سے ہم اپنے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

خلا اور فضاء اللہ کی ذات سے بھری ہوئی ہے

۶۲- بین السماء والارض مملوٌ بذات الرحمن وکان فی کل مکان (خیر البیان ص ۲۶۸)

ترجمہ۔ زمین و آسمان کے درمیان خلا اور فضا کا لامحدود دائرہ اللہ کی ذات سے بھرا ہوا ہے اور وہ ہر مکان میں ہے۔

پہلے بایزید نے ہمیں یہ بتایا کہ اللہ انسان کے اندر سرایت کیے ہوئے ہے۔ اور اب اپنے الہام یا "اوہام" کے ذریعے اپنے اس عقیدے کا اظہار کیا۔ کہ اللہ کی ذات زمین و آسمان کے درمیان پھیلی ہوئی ہے اور یہ کہ وہ ہر مکان میں ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ تمام باتیں اوہام باطلہ تو ہو سکتی ہیں۔ لیکن اسلامی عقائد ہرگز نہیں۔ اور مزید سنئے۔ بایزید کہتا ہے کہ اللہ نے اسے یہ الہام کیا ہے کہ

خدا کی ہستی میں حرکت کرنے والی چیز حرکت کرتی ہے

۶۳- دیکھو بایزید! میری ہستی میں حرکت کرتی ہے آتی جاتی ہے اور اڑتی ہے۔ ہر وہ چیز جو حرکت کرتی ہے یا چلتی پھرتی ہے اور پرواز کرتی ہے۔ میری ہستی بے شک ہر چیز کا مکان ہے (خیر البیان ص ۲۹۱)

گویا خلا اور فضاء میں جو چیزیں مثلاً پرندے۔ بادو باراں۔ سیارات۔ مصنوعی سیارے۔ راکٹیں۔ خلائی اور ہوائی جہاز حرکت اور پرواز کرتے رہتے ہیں۔ یہ سب بایزید کے عقیدے کے مطابق پناہ بخدا اللہ تعالیٰ ہی کی ہستی میں حرکت اور پرواز کر رہے ہیں۔ بایزید اللہ تعالیٰ کی ذات کو تغیرات اور حوادث کا محل ٹھہرا رہے ہیں مزید برآں پہلے الہام میں بایزید نے کہا تھا کہ اللہ ہر مکان میں ہے۔ اور اب اس الہام میں یہ کہا کہ اللہ ہر چیز کا مکان ہے اور یہ سب باتیں قرآن و سنت کے خلاف اور اللہ تعالیٰ کی شان کبریائی کے قطعی منافی ہیں۔

# پاکستان کی اقتصادی ترقی میں
# قدم بہ قدم شریک

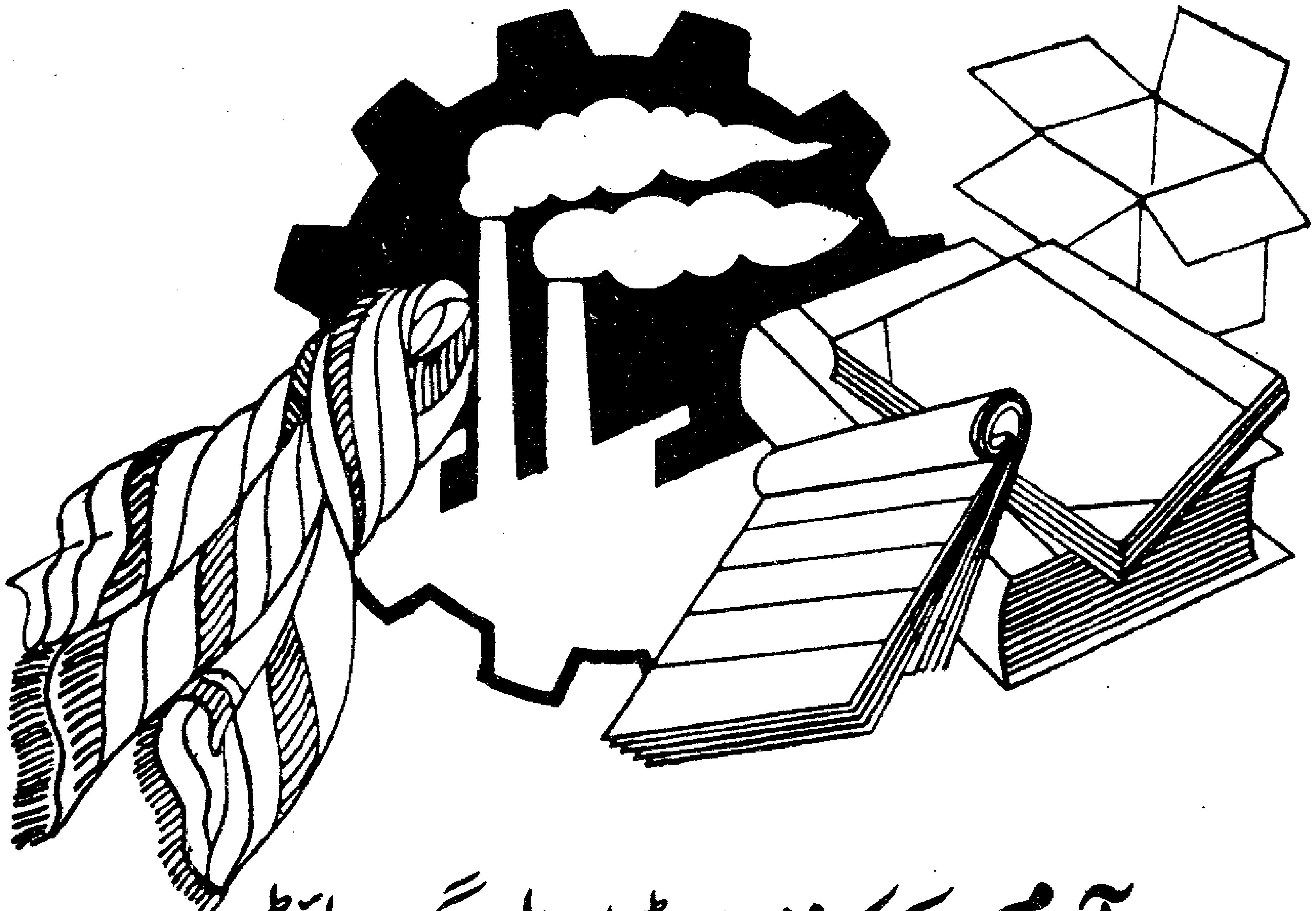

آدمجی کے کاغذ۔ بورڈ اور بلیچنگ پاؤڈر

adamjee

**آدمجی پیپر اینڈ بورڈ ملز لمیٹڈ**

آدمجی ہاؤس۔ پی۔ او بکس ۴۳۳۲ ۔ آئی۔ آئی چندریگر روڈ۔ کراچی ۲

NATIONAL 45 H